کے حامی نہیں۔ لیکن نتائج کے اعتبار سے یقیناً حمایت مبطلین و مفسدین کی ہو کے رہے گی، نیز دونو کے اکابر کی خدمت میں نہایت ادب و بصیرت اور ذمہ داری سے عرض کی جرأت پر ہم مجبور ہیں، کہ کوئی فریق دوسرے فریق سے بے نیاز ہو کر کام نہیں کر سکتا، اگر کسی فریق کے دل میں دوسری جانب سے یہ تصور سمایا ہوا ہے، تو اس کے متعلق ادب کا لفظ ہی بولنا چاہیئے کہ یہ سو فیصد خلاف واقعہ ہے، نہ ان سے کچھ ہو سکے گا نہ ان سے، ہمیشہ کے لئے پچھتانا پڑے گا، اور وقت ہاتھ سے نکل چکا ہوگا۔ اس وقت قوم طرفین کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ طرفین باوجود نیک ہونے کے ملک و قوم کے غداروں کی فہرست میں شامل ہوں گے۔ نیز اگر اختلاف کے یہی الوان باقی رہے تو علماء حضرات کو قوم کے سامنے منہ کرنا بھی مشکل ہو جاویگا، چہ جائیکہ اپنی دعوت ان کے سامنے پیش کریں۔ بہر کیف حالات کی نزاکت اور نزاع کے خطرات کا احساس آپ کو دلانے کی ضرورت نہیں، خدا کا واسطہ دے کر منت سماجت مقصود ہے، کہ جس طرح سے ممکن ہو صحیح اتحاد پیدا کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے سے گریز نہ فرماویں۔ یہ قربانی دین قویم کی عزت کے لئے گرانقدر ہوگی۔ علماء دیوبند کی گذشتہ ایک صدی کی تاریخ اسکی شاہد ہے۔ متحد ہو کر طریق کار کا تعین اور پائیدار اتحاد کی کیا صورت ہو؟ اس کے متعلق آپ حضرات کے سامنے ہمارا کچھ کہنا مناسب نہیں۔ بظاہر آسان اور پائیدار صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ جماعت کے طریق کار کی تعیین اور پالیسی کا وضع کرنا فریقین کے قابل اعتماد اکابر کے سپرد کر دیا جائے، جیسے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ، حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ، حضرۃ مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ، حضرت مولانا عبدالحق صاحب حقانی مدظلہ۔ یا جن حضرات پر اتفاق رائے ہو جائے ان کی وضع کردہ پالیسی پر پوری جماعت مصروف عمل ہو جائے۔ انشاء اللہ یہ صورت اعزاز اسلام کے لئے نہایت مفید ہوگی۔

(اہالیان گگو منڈی ڈاکخانہ خاص ضلع ساہیوال)

خواجہ دوست محمد قندھاری کے متعلق ایک وضاحت | مولانا غلام محمد صاحب مؤلف تذکرہ سلیمان نے حضرت مولانا سید عبداللہ حیدر آبادیؒ کا جو تذکرہ تحریر فرمایا ہے، میں نے اسے الحق میں مطالعہ کیا مولانا موصوف نے تذکرہ کی آخری قسط میں "حلقہ توجہ" کے عنوان کے تحت ہمارے حضرت الشیخ قبلہ خواجہ دوست محمد قندھاریؒ کے حلقۂ ذکر پر بھی چند سطریں تحریر کی ہیں۔ حضرت قندھاریؒ کے متعلق جو کچھ تحریر کیا گیا ہے خلاف واقعہ ہے، اور مولانا موصوف کی لاعلمی پر مبنی ہے، صرف اس وقت کے چند مشائخ طریقہ (جو قولاً اپنے آپ کو حضرت حاجی صاحب المرحوم کے سلسلہ سے منسلک بتاتے ہیں) کے طریقۂ ذکر کے مشاہدے اور دیگر حضرات سے سن کر رائے قائم کر لینا قرین انصاف نہیں۔ حضرۃ الشیخ